احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعہ 16 جنوری 2004ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 16 جنوری 2004ء 23 ذیقعد 1424 ہجری-16 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 14

اخلاق کی معراج

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اخلاق حسنہ میں تمام انسانوں میں بڑھ کر تھے-یعنی اعلیٰ اخلاق میں سے کوئی خلق ایسا نہیں تھا جو آپ میں کمال تک نہ پہنچا ہو اور حسن خلق کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جس نے وجود محمدی ﷺ میں اپنی رفعتیں نہ حاصل کی ہوں-

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا حدیث نمبر 4272)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے، جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔مومن کو چاہئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔ بہت سے رند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوتے ،لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکالیا ہے اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دین حق کو قبول کرلیا۔

پس میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گویا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں ، بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے، کی ہیں۔ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔

ہاں خوب یاد رکھو اور اس کو سچ سمجھو کہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔پس اگر ہم عمدہ حالت میں یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ہمارے لئے مبارکی اور خوشی ہے؛ ورنہ خطرناک حالت ہے۔ یاد رکھو کہ جب انسان بری حالت میں جاتا ہے، تو مکان بعید اس کے لئے یہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔یعنی نزع کی حالت ہی سے اس میں تغیر شروع ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی جو شخص مجرم بن کر آوے گا۔ اس کے لئے ایک جہنم ہے، جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔اصل لذت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے، بلکہ اسی حالت میں وہ زندہ متصور ہوتا ہے جبکہ ہر طرح کے امن و آرام میں ہو۔اگر وہ کسی درد مثلاً قولنج یا درد دانت ہی میں مبتلا ہو جاوے تو وہ مردوں سے بدتر ہوتا ہے اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ نہ تو مردہ ہی ہوتا ہے اور نہ زندہ ہی کہلا سکتا ہے۔ پس اسی پر قیاس کرلو کہ جہنم کے دردناک عذاب میں کیسی بری حالت ہوگی۔

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا ،مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنان خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا۔ گویا اس نے اپنے طرز عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرلیا ہے۔ یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے، اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر ہوا و ہوس نفسانی کا بندہ ہوتا ہے، تو خدا اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں ادھر تعلقات بڑھتے ہیں ادھر کم ہوتے ہیں۔ یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست ۔پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے، تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے، تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے۔محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ ان کے کلام میں، ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 90)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب وفات پاگئے

افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ 15 جنوری 2004ء بروز جمعرات صبح اڑھائی بجے بعمر 77 سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

نصاب سہ ماہی اول

جنوری تا مارچ 2004

1۔قرآن کریم پارہ 28 نصف آخر

2۔کتاب ''دینی معلومات کا بنیادی نصاب''
شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان (ایڈیشن 2003ء)
نصف اول صفحہ نمبر 1 تا صفحہ نمبر 106
باب اول تا باب سوم

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ۔پاکستان)

یتامیٰ کی خبر گیری

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
یتامیٰ کی خبر گیری قومی طور پر کسی جماعت میں پائی جائے تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم ص 567)

(مرسلہ: کفالت یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی ویب سائٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ویب سائیٹ Launch کردی گئی ہے۔اس کا ایڈریس یہ ہے۔ www.foh-rabwah.org

Email:info@foh-rabwah.org

ہسپتال کے بارہ میں جملہ شعبہ جات کا تعارف اور Picture Gallery، ہسپتال میں جاری ریسرچ پروجیکٹ کی تفصیل اور ڈویلپمنٹ کے بارہ میں معلومات وغیرہ اس ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکیں گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رپورٹ: محمد اکرم یوسف صاحب

جماعت کینیڈا کی ستائیسویں مجلس شوریٰ 2003ء

3-4 مئی 2003ء بروز ہفتہ اور اتوار بیت الذکر ٹورونٹو میں کینیڈا کی ستائیسویں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی یہ مجلس شوریٰ خلافت خامسہ کے بابرکت آغاز کی پہلی مجلس مشاورت تھی۔ اس مجلس شوریٰ کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ ایجنڈا خاصا طویل تھا اور نمائندگان کی تعداد بھی پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ تھا۔

ہفتہ 3 مئی دس بجے صبح مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد دس بج کر آٹھ منٹ پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے افتتاحی خطاب کیا ایجنڈا کے مطابق گزشتہ مجلس شوریٰ کی کارگزاری رپورٹ مکرم ڈاکٹر محمد اسلم داؤد صاحب سیکرٹری شوریٰ نے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد چار نیشنل سیکریٹریان کی جانب سے گزشتہ مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عملدر آمد کی رپورٹس پڑھ کر سنائی گئیں۔ پہلی رپورٹ شعبہ امور عامہ کے متعلق تھی اور مکرم میجر عبدالمالک صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے پیش کی۔ دوسری رپورٹ شعبہ تربیت کے بارے میں تھی جو مکرم ملک خالد محمود صاحب نیشنل سیکرٹری شعبہ تربیت نے پیش کی۔ تیسری رپورٹ شعبہ اشاعت کے بارے میں تھی جو مکرم اطہر نوید ملک صاحب نے پیش کی چوتھی رپورٹ شعبہ دعوت الی اللہ کے متعلق تھی جو مکرم فرحان کھوکھر صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے پیش کی۔ جس کے بعد سیکرٹری صاحب شوریٰ نے ایجنڈا پیش کیا۔ ایجنڈا کی نو تجاویز پر غور کے لئے تین ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد ذیلی کمیٹیاں تجاویز پر غور و فکر کے لئے الگ الگ مقامات پر جمع ہوئیں۔

دوسرا اجلاس 3 رمئی بروز ہفتہ: پہلے روز کا دوسرا اجلاس پونے چھ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ مدد کے لئے جماعت احمدیہ نیو فاؤنڈ لینڈ کے ... مکرم محمد صادق بدتسن صاحب تشریف رکھتے تھے۔ نیشنل سیکرٹری مال مکرم ندیم محمود صاحب نے بجٹ 2003-2004ء کے چیدہ چیدہ نکات ممبران کے سامنے پیش کئے۔ ذیلی کمیٹی نے بجٹ سے مکمل اتفاق کیا۔ اور رپورٹ پیش کی۔ 12 نمائندگان نے عام بحث میں حصہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی مجلس شوریٰ کینیڈا 2003ء کی پہلے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اسی شام پونے آٹھ بجے تمام ممبران مجلس شوریٰ کے اعزاز میں بیت الذکر کے سبزہ زاروں پر ایک عشائیہ دیا گیا جس میں نمائندگان کے علاوہ کارکنان اور بزرگان جماعت بھی مدعو تھے۔

تیسرا اجلاس 4 رمئی بروز اتوار: مجلس شوریٰ 2003ء کا تیسرا اجلاس 4 رمئی بروز اتوار صبح نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد ذیلی کمیٹی نمبر 1 کے چیئرمین ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب نے شعبہ اشاعت کے متعلق تجویز نمبر 1 پر اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس دوران مکرم محمد اشرف سیال صاحب مکرم امیر صاحب کی مدد کے لئے ان کے ہمراہ تھے۔ یہ تجویز اخبار کے اجراء کے بارے میں تھی۔ اس بحث میں 16 نمائندگان نے حصہ لیا جن میں دو خواتین شامل تھیں۔ نمائندگان نے اتفاق رائے سے رپورٹ کی تائید کی۔ اس کمیٹی نے دوسری رپورٹ شعبہ تعلیم کے متعلق تجویز نمبر 5 کے بارے میں پیش کی۔ بحث کے دوران 10 نمائندگان نے حصہ لیا اور رپورٹ کی منظوری کے لئے نمائندگان نے کمیٹی کی تائید کی۔ کمیٹی نمبر 1 نے اپنی آخری رپورٹ تجویز نمبر 7 کے بارے میں پیش کی جو شعبہ تربیت کے بارے میں تھی۔ 16 نمائندگان نے اس بحث میں حصہ لیا۔

ساڑھے گیارہ بجے چائے کے وقفہ کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ سب کمیٹی نمبر 2 نے شعبہ تعلیم کے متعلق تجویز نمبر 2 پر اپنی سفارشات پیش کرنا تھیں۔ لیکن تعلیم بورڈ کینیڈا کی موجودگی میں اس تجویز پر غور غیر ضروری سمجھا گیا۔ شعبہ تعلیم کے متعلق تجویز نمبر 3 پر ذیلی کمیٹی نمبر 2 کے چیئرمین ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے اپنی کمیٹی کی جانب سے سفارشات پیش کیں۔ اس دوران مکرم عطاء الواحد صاحب مکرم امیر صاحب کی مدد کے لئے موجود تھے۔ 9 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق نمائندگان نے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ تجویز پر اتفاق کیا۔ اس کے بعد ذیلی کمیٹی نے شعبہ تعلیم کے تحت اردو زبان کی کلاسز کے اجراء کے بارے میں تجویز نمبر 4 پر اپنی سفارشات پیش کیں۔ 12 نمائندگان نے اس پر بحث کی۔ ایک بجے کے قریب نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے لئے اجلاس برخاست کیا گیا۔

اختتامی اجلاس۔ 4 رمئی بروز اتوار: مجلس شوریٰ 2003ء کا چوتھا اور اختتامی اجلاس 4 مئی بروز اتوار اڑھائی بجے شروع ہوا۔ ذیلی کمیٹی نمبر 3 کے چیئرمین مکرم چوہدری خالد رسول صاحب نے تجاویز نمبر 3-6 اور 8 پر عمل درآمد کے لئے اپنی کمیٹی کی جانب سے سفارشات پیش کیں۔ پہلی دو تجاویز شعبہ تعلیم اور صنعت و تجارت کے متعلق تھیں۔ بحث کے دوران مکرم عبدالحلیم طیب صاحب مکرم امیر صاحب کی مدد کر رہے تھے۔ دونوں تجاویز اتفاق رائے سے قبول کر لی گئیں۔ ابلاغیات کے لئے جنرل سیکرٹریٹ میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے متعلق تجویز نمبر 8 پر بحث کے دوران 6 نمائندگان نے حصہ لیا۔ تقریباً ساڑھے چار بجے کارروائی کے اختتام پر تمام جماعتوں کے صدر صاحبان میں تجدید بیعت فارم کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ فارموں کی تقسیم کے دوران مکرم امیر صاحب نے بیعت فارم مکمل کرنے کے لئے تفصیلی ہدایات دیں۔ اختتامی دعا سے پہلے مکرم امیر صاحب نے مجلس شوریٰ اور احباب جماعت کینیڈا کی جانب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر قرارداد تعزیت پیش کی۔ تقریباً پانچ بجے دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ برخاست ہوئی۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی و جون 2003ء)

کھینچی ہے اسکے ہاتھ نے تصویر کائنات

یہ مہر و ماہ اس کے ستارے اسی کے ہیں
یہ جھلملاتے نور کے دھارے اسی کے ہیں
پھولوں میں حسن، تازگی، خوشبو اسی کی ہے
قوسِ قزح میں رنگ یہ سارے اُسی کے ہیں
کھینچی ہے اس کے ہاتھ نے تصویر کائنات
چاروں طرف حسین نظارے اسی کے ہیں
آبادیوں کو اس نے ہی بخشا ہے حسن زیست
گلیاں، نگر، یہ صحن، چوبارے، اسی کے ہیں
ہر آن اپنے ڈھنگ بدلتا رہے ہے دل
اس میں یہ سارے عکس اتارے اسی کے ہیں
باقی ہے وہ، قیوم ہے اور لازوال ہے
ہر شے میں نیستی کے اشارے اسی کے ہیں
ہر مضطرب کی حاجت روائی وہی کرے
لاچار بے بسوں کو سہارے اسی کے ہیں

امۃ الرشید بدر

تحریک جدید میں بچوں کی شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''مجھے خوب یاد ہے کہ میری والدہ محترمہ نے مجھے اور میری بہنوں کو بلایا اور فرمایا کہ تم اپنے اپنے جیب خرچ میں سے تحریک جدید کا چندہ ادا کیا کرو ہم نے وعدہ کیا کہ ہم پانچ یا دس روپے فی کس چندہ ادا کیا کریںگے۔'' (بحوالہ خطبہ جمعہ 25۔اکتوبر 1985ء)

بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنا ان کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسی لئے حضور کی والدہ نے یہ طریق اختیار فرمایا۔ احمدی ماؤں سے درخواست ہے کہ وہ اس طریق تربیت کو ضرور اختیار فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سال گزشتہ میں ہم سے جدا ہونے والی سب سے پیاری شخصیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا وجود تھا

سال 2003ء میں وفات پانے والے بعض معروف جماعتی خدمتگاروں کا تذکرہ

محمد محمود طاہر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

سال 2003ء میں ہم سے جدا ہونے والی سب سے محبوب اور عظیم شخصیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہے جو 19 اپریل 2003ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔ آپ کے بارہ میں روزنامہ الفضل میں کثیر تعداد میں مضامین کی اشاعت ہوئی اور سیدنا طاہر نمبر بھی شائع ہوا۔ آپ کے علاوہ جن معروف جماعتی شخصیات کی وفات سال 2003ء میں ہوئی ان کا مختصر تعارف تاریخ وفات کی ترتیب کے لحاظ سے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے:۔

مکرم نواب عباس احمد خان صاحب

حضرت مسیح موعود کے نواسے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے پوتے مکرم نواب عباس احمد خان صاحب مورخہ 2 جنوری 2003ء کو بعمر 83 سال وفات پاگئے آپ 2 جون 1920ء کو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ قیام قادیان کے دوران خدام الاحمدیہ کے فعال رکن تھے۔ مہتمم تجنید، خدمت خلق اور دعوت الی اللہ، اشاعت اور معتمد کے طور پر کام کیا۔ مارچ 1946ء میں قیادت مقامی قادیان کا قیام ہوا تو آپ قادیان کے پہلے قائد منتخب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور منتقل ہو گئے۔ آپ کی شادی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ سے ہوئی۔ ان سے آپ کو پانچ بیٹے اور ایک بیٹی اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مکرم سید سجاد احمد صاحب

معروف مضمون نگار و مصنف مکرم سید سجاد احمد صاحب ابن مکرم سید علی احمد شاہ صاحب انبالوی مورخہ 19 جنوری کی رات 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ تصنیف و تالیف کا ذوق رکھتے تھے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں مضمون نگاری کرتے رہے۔ "ایک مبارک نسل کی ماں" اور سیرت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ پر مشتمل کتاب "دخت کرام" آپ کی یادگار ہیں۔ حروف ابجد پر مبنی آپ کا مقالہ فضل عمر فاؤنڈیشن سے انعام یافتہ ہے۔ جماعتی اخبارات و رسائل کے ساتھ بھی وابستہ رہے۔ پس ماندگان میں دو بیویاں، دو بیٹے اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

ہومیو ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب

ہومیو ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب مورخہ 27 جنوری 2003ء کو بنگلہ دیش میں 81 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ 30 جنوری کو ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ اپنے علاقے کی بااثر زمیندار شخصیت تھے اور یونین کونسل کواکوا بارسیال بنگال کے چیئرمین تھے۔ 1946ء میں بیعت کی۔ قیام بنگلہ دیش کے بعد مستقل ربوہ آگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کو وقف جدید ہومیو ڈسپنسری ربوہ میں تعینات کر دیا جہاں آپ 20 سال تک روزانہ دو وقت مریض دیکھتے رہے۔ پس ماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ

سابق مربی بلاد عربیہ مکرم مرزا رشید احمد چغتائی مورخہ 30 جنوری 2003ء بروز جمعرات بعمر 84 سال وفات پاگئے۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ 27 جولائی 1919ء کو پیدا ہوئے مولوی فاضل اور مربیان کورس پاس کرنے کے بعد 10 اپریل 1944ء کو آپ کا وقف منظور ہوا۔ 1946ء میں آپ کا تقرر بلاد عربیہ میں ہوا۔

فلسطین، شام، اردن اور لبنان میں چھ سال خدمت کی۔ پاکستان آکر مختلف شہروں اور دفاتر میں کام کیا۔ بلاد عربیہ میں آپ کی خدمات کا تذکرہ تاریخ احمدیت میں تفصیل سے موجود ہے۔ اولاد میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار ہیں۔

مکرم ملک صلاح الدین صاحب

دیرینہ خادم سلسلہ اور مؤلف رفقاء احمد مکرم ملک صلاح الدین صاحب آف قادیان مورخہ 2 فروری 2003ء بعمر 91 سال وفات پاگئے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کلاس فیلو ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ تاوفات صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان کے ممبر تھے۔ آپ کا تاریخی کارنامہ رفقاء حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی مرتب کر کے رفقاء احمد کی صورت میں تالیف کرنا ہے۔ اس کی 14 جلدیں شائع ہوئیں۔ مبشرین احمد اور تابعین احمد میں سے بھی متعدد احباب کے حالات لکھ چکے تھے۔ اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر بھی رہے۔

آپ کو وکیل اعلیٰ قادیان، ناظم وقف جدید، وکیل المال قادیان کے عہدوں پر بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔

آپ نے اپنی مرحومہ بیوی سے دو بیٹیاں اور تین بیٹے اور دوسری بیوی سے 2 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

پشتو کے نامور ادیب و شاعر قلندر مومند صاحب

پشتو زبان کے نامور ادیب، شاعر، صحافی، تنقید نگار اور محقق مکرم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب المعروف قلندر مومند 4 فروری 2003ء کو 73 سال کی عمر میں پشاور میں انتقال کر گئے۔ 1930ء میں بازید خیل میں پیدا ہوئے۔ فارسی پشتو کے فاضل ہونے کے ساتھ ایم اے انگلش اور ایل ایل بی کیا۔ مختلف اخبارات کے ساتھ بطور صحافی و ایڈیٹر کام کیا۔ گومل یونیورسٹی کے لیکچرار اور انگریزی و قانون کے شعبہ جات کے صدر رہے۔ پشتو ڈکشنری کے ڈائریکٹر بنے۔ 1979ء میں تمغہ حسن کارکردگی 1989ء میں نیشنل ایوارڈ اور 1996ء میں ستارہ امتیاز کے اعزازات ملے۔ شیکسپئر کے ڈراموں کا پشتو ترجمہ کیا۔ پشتو ڈکشنری 1991ء میں تصنیف کر کے شائع کی۔ 2002ء کی انٹرنیشنل پشتو کانفرنس کا افتتاح و اختتام کیا۔ آپ کے ایک بیٹے بھی صحافی ہیں۔ ایک بھائی صاحبزادہ غلام احمد صاحب ایم ٹی اے پر حضور کے خطبات کا پشتو میں ترجمہ کرتے ہیں۔ ایک بھائی صاحبزادہ فیض الرحمٰن فیضی پشتو کے معروف شاعر ہیں۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان پشاور میں ہوئی۔

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور

نڈر احمدی، معروف قانون دان اور خادم سلسلہ امیر ضلع راجن پور مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کو 25 فروری 2003ء بروز منگل نامعلوم افراد نے آپ کے گھر میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 61 سال تھی۔ آپ 23 اپریل 1961ء کو بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ 1970ء میں نظام وصیت میں منسلک ہوئے۔ 1971ء میں نائب امیر ڈیرہ غازی خان بنے۔ 1980ء میں راجن پور ضلع بنا تو آپ امیر ضلع راجن پور مقرر ہوئے۔ درمیان میں 3 سال کے علاوہ تادم شہادت آپ امارت ضلع کے عہدہ پر فائز رہے۔ مجالس شوریٰ میں بھرپور نمائندگی کر کے آراء پیش کرتے۔ اسیر راہ مولیٰ کا شرف حاصل تھا اور جماعتی اسیروں کے مقدمات کی پیروی کی توفیق پاتے رہے۔ 27 فروری 2003ء آپ کا جنازہ اور تدفین ربوہ میں ہوئی۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

مکرم بشیر احمد حیات صاحب لندن

مکرم بشیر احمد حیات صاحب آف لندن مورخہ 8 مارچ 2003ء کو 82 سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان لندن کے قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔ 1920ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1944ء میں مشرقی افریقہ چلے گئے 1968ء میں مستقل طور پر برطانیہ آگئے۔ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس سوال و جواب میں مستقل سائل ہونے کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل تھی۔ حضور شفقت اور محبت کے ساتھ مجالس عرفان میں آپ کو بلاتے اور سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے جو جماعت کے لئے ازدیاد علم کا موجب بنے۔ بنیادی دینی معلومات پر ایک کتاب تحریر کی اور رفقاء و نمایاں خدمت کرنے والے احباب کے بارہ میں بھی کتاب مرتب کر چکے تھے۔ امیر یو کے مکرم رفیق احمد حیات صاحب آپ کے بیٹے ہیں۔ پس ماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی۔

مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب

مربی سلسلہ نائیجیریا

مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا مورخہ 13 مئی 2003ء کو بعمر 50 سال نائیجیریا میں وفات پاگئے۔ آپ 3 مئی 1953ء کو نائیجیریا میں پیدا ہوئے۔ 1973ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1980ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1987ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی اور پھر آپ کا تقرر نائیجیریا میں ہوا۔ یہاں کچھ عرصہ امیر و مشنری انچارج بھی رہے۔ نائیجیریا کے علاوہ آپ مربی انچارج گیانا (جنوبی امریکہ) بھی رہے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی تدفین الارو نائیجیریا میں ہوئی۔ آپ نے پس ماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک مخلص احمدی مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب (ستارہ بسالت) مورخہ 17 جولائی 2003ء کو نامعلوم افراد کی فائرنگ سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 64 سال تھی۔ 19 جولائی کو آپ کی نماز جنازہ ربوہ میں ادا کی گئی اور ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ اپنی رہائش گاہ میں دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے کہ دہشت گرد آپ کے گھر آئے اور آپ کو شدید زخمی کر دیا اور پھر CMH راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ آپ نے 1960ء میں مسلح افواج میں میشن حاصل کیا اور فوج میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ 1992ء میں بریگیڈیئر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور پھر پانچ سال تک فوجی فاؤنڈیشن کے سیکرٹری کے اہم عہدہ پر کام کرنے توفیق ملی۔ 1993ء میں آپ کو تمغہ بسالت سے نوازا گیا۔ پس ماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے۔

مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب

سلسلہ کے قدیم مربی، عالم دین، مناظر، مضمون نگار، مصنف اور سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب مورخہ 10 راگست کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اگلے روز آپ کا جنازہ ہوا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ آپ 2 دسمبر 1911ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1934ء میں مولوی فاضل پاس کیا۔ 1942ء میں واقف زندگی مربی کے طور پر باقاعدہ خدمات کا آغاز کیا۔ متعدد شہروں میں مربی متعین رہے اور 1983ء سے 1997ء تک نائب ناظر اصلاح وارشاد کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں آپ کے پانچ صد سے زائد مضامین شائع ہوئے۔ تین درجن سے زائد کتب وپمفلٹس طبع ہوئے جن میں دعوت حق، عقائد جماعت احمدیہ، رسالہ اربعین اور اپنی سوانح عمری تحدیث نعمت باری تعالیٰ بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹیاں اور دو بیٹے عطا فرمائے۔ درس قرآن آپ کا محبوب شغف تھا۔ اور یہ سلسلہ تادم آخر جاری رکھا۔

مکرم چوہدری محمد شریف

اشرف صاحب لندن

مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن مورخہ 11 راگست کو بعمر 83 سال لندن میں وفات پاگئے۔ آپ نے قادیان سے تعلیم حاصل کی 1945ء میں وقف کیا۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ حضرت مصلح موعود کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ حضور کے 56-1955ء کے سفر یورپ میں شریک رہے اور 1962ء تک پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہجرت لندن کے بعد آپ کو ایڈیشنل وکیل المال لندن نامزد فرمایا یہ فرض 1999ء تک احسن رنگ میں نبھایا۔ آپ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

مکرم عبدالکریم خالد صاحب غانا

مکرم عبدالکریم خالد صاحب مربی سلسلہ غانا مورخہ 9 ستمبر 2003ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 12 ستمبر کو آپ کی تدفین غانا میں ہی ہوئی۔ آپ 6 مارچ 1957ء کو غانا میں پیدا ہوئے۔ 1987ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور واپس اپنے ملک گئے۔ 1988ء میں آپ کو غانا میں ریجنل مشنری مقرر کیا گیا۔ اور کئی سال تک بڑی محنت اور جانفشانی سے خدمت کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کمیٹی کے مستقل رکن تھے اور بڑی کامیابی کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کرتے بیوہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے۔

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

درویش قادیان

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان مورخہ 25 ستمبر 2003ء کو قادیان میں وفات پاگئے۔ 1947ء میں آپ کراچی سے حفاظت مرکز قادیان کے لئے دو ماہ کے لئے گئے اور خوش قسمتی سے آپ کا انتخاب 313 درویشان میں ہوگیا اور پھر 56 سال تک قادیان میں درویشی کی زندگی گزاری۔ بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ قادیان میں پہلے ٹیلرنگ کی دوکان کرتے رہے پھر ریڈیو مکینک کی دوکان چلائی۔ آپ کی دوکان تحریک جدید قادیان میں تھی جس کو اب آپ کا بیٹا چلاتا ہے۔ یہاں پبلک کال آفس بھی موجود ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان 1991ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ازراہ شفقت دوسرے درویشان قادیان کی طرح آپ کے گھر میں بھی رونق افروز ہوئے۔

آپ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ لواحقین میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

مکرم خلیفہ صباح الدین

صاحب مربی سلسلہ

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربی سلسلہ ابن خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مورخہ 12 راکتوبر 2003ء بروز اتوار 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ 5 نومبر 1937ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (خسر حضرت مصلح موعود) کے پوتے، حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کیا۔ اس کے علاوہ بی اے اور مولوی فاضل بھی۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں متعین رہنے کے علاوہ معاون ناظر ضیافت معاون ناظر امور عامہ اور معاون سیکرٹری مجلس کارپرداز رہے۔ 1997ء میں ریٹائر ہوئے، گزشتہ اڑھائی سال سے جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ پس ماندگان میں پہلی شادی سے بیٹا بیٹی اور دوسری اہلیہ سے دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

مکرم محمد شاہ عالم صاحب

بنگلہ دیش

مکرم محمد شاہ عالم صاحب صدر جماعت رگھوناتھپور باغ بنگلہ دیش کو 31 راکتوبر 2003ء کو آپ کے گھر کے اندر شہید کر دیا گیا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 56 سال تھی۔ نماز باجماعت کے بعد آپ اپنے گھر میں تھے کہ بعض غیر از جماعت آپ کے گھر آئے اور دباؤ ڈالا کہ احمدیت چھوڑ دیں۔ بحث ومباحثہ کے بعد جب انہیں کوئی صورت نظر نہ آئی تو آپ کو ہاکیوں اور لکڑیوں سے مارنا شروع کر دیا۔ شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا کہ راستے میں ہی شہید ہوگئے۔ آپ نے 1989ء میں بیعت کی تھی۔ پس ماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

تعارف کتب

حیات احمد جلد 1

نام کتاب: حیات احمد

جلد: اول

مصنف: حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب

طبع اول: 1928

طبع جدید: 2003ء

ناشر طبع جدید: احمد اکیڈمی ربوہ

تعداد صفحات: 462

حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت و سوانح کا مطالعہ ہم سب کا فرض ہے۔ حضور اقدس کی سیرت و سوانح پر تاقیامت کتب لکھی جاتی رہیں گی لیکن وہ ہستیاں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی رفاقت کا فیض حاصل کیا ان کی بیان کردہ سیرت ذاتی مشاہدات پر مبنی ہے۔ کتاب ہذا کے مصنف حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی ہیں۔ آپ وہ تاریخی شخصیت ہیں جن کو جماعت کے اولین صحافی اور مورخ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جماعت احمدیہ کا پہلا اخبار الحکم جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنا بازو قرار دیا تھا اس کے بانی ایڈیٹر و مالک عرفانی صاحب تھے۔ مختلف موضوعات پر عرفانی صاحب نے قلم اٹھایا اور اپنے اخبار کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی اور حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ کلمات کو محفوظ کیا جو آج ملفوظات اور مکتوبات کی صورت میں ہمارے پاس قیمتی خزانہ موجود ہے۔

زیر تبصرہ کتاب حیات احمد جلد اول حضرت مسیح موعود کے خاندان آپ کے ابتدائی حالات، تعلیم، بچپن، قیام سیالکوٹ ابتدائی علمی مباحثات اور پھر براہین احمدیہ کی اشاعت تک کے واقعات اور حضرت مسیح موعود کی سیرت پر روشنی ڈالتی ہے۔ خوبصورت جلد میں شائع ہونے والی یہ کتاب سیرت حضرت مسیح موعود کے ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے حیات احمد کے بارہ میں فرمایا تھا کہ یہ کتاب ہر احمدی کے گھر میں خواندہ ہو یا ناخواندہ ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کی سیرت وسوانح ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے۔ جس سے نور حاصل کر کے ہم اپنی زندگی سنوار سکتے ہیں۔ اپنی نئی نسل کو خاص طور پر حضور اقدس کی سیرت کے بارہ میں آگاہی دینے کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے حیات احمد ایک مفید ذریعہ ہے۔

(ایم ایم طاہر)

جانوروں کا ارتقاء- خداتعالیٰ کی ہستی کا عظیم الشان ثبوت ہے

احسن الخالقین کے پیدا کردہ جانوروں کی جسمانی ساخت کے اندر ہی ان گنت قوانین قدرت کارفرما نظر آتے ہیں

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ نے خشکی- تری اور ہوا میں بود و باش اختیار کرنے والے جانوروں کی جس قدر مختلف انواع پیدا فرمائی ہیں اسی قدر ان جانوروں کی اپنی خوراک حاصل کرنے اور دشمنوں سے محفوظ رہنے کی صلاحیتوں کی بھی انواع ہیں- جانوروں کو تیز پنجوں- مضبوط دانتوں- ہیبت ناک سینگوں- تیز رفتار ٹانگوں- درختوں کی شاخوں پر اچھل کود کرنے کے لئے بازوؤں- ہوا میں اڑنے والے پروں اور پانی میں تیرنے والے چپٹے پنجوں کو کمال مہارت سے استعمال کرتے ہوئے تو سب نے دیکھا ہے اور عام طور پر نظریہ ارتقا یا Natural Selection کے حامی یہ کہہ دیتے ہیں کہ جس قسم کے ماحول میں جانور رہتے ہیں اسی قسم کی صلاحیتوں سے مزین اعضا رفتہ رفتہ ارتقا کے تحت ان جانوروں میں پیدا ہو جاتے ہیں اور اسی ارتقا کے عمل سے ہی پرندوں میں بازوؤں نے پروں کی شکل اختیار کی اور مچھلیوں اور دیگر آبی جانوروں میں بازوؤں نے اگلے Flippers اور ٹانگوں نے دم کی شکل اختیار کر لی- اول تو یہ نظریہ ہی ایک سیدھی سادی مبنی برحقیقت بات کو فلسفیانہ الجھنوں کے گورکھ دھندوں میں ڈالنے والی بات ہے اور پھر مختلف جانوروں میں بعض ایسی حیرت انگیز صلاحیتیں نظر آتی ہیں جو کسی بھی طرح ارتقا کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں- اور ان کے بارے میں ان فلاسفروں کو کہنا پڑتا ہے کہ یہ بات ہمارے لئے ایک معمہ ہے- ہم ابھی تک اس کی تہہ تک اتر نہیں پائے ہیں لیکن اگر اصل حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے تو کوئی معمہ باقی نہیں رہتا- اور وہ اصل حقیقت یہ ہے کہ خداتعالیٰ کا علم اتنا وسیع ہے کہ کائنات کے تمام قوانین قدرت پر حاوی ہے اور جن نئے نئے اصولوں کو صدیوں کے بعد انسان دریافت کرکے ان کے مطابق نئی نئی ایجادات کرتا رہتا ہے ان اصولوں کو خداتعالیٰ نے بظاہر علم و خرد سے عاری اپنی مخلوق میں ودیعت کر رکھا ہے اور وہ ہزاروں سال سے کمال خوبی سے ان قوانین کو استعمال کر رہے ہیں- مثلاً ہوا کے دباؤ میں ہوا کی تیز رفتاری یا آہستہ چلنے سے جو فرق پیدا ہوتا ہے انسان نے ہزاروں سال کے بعد اس کو سمجھ کر اس کے مطابق ہوائی جہاز بنائے جبکہ پرندے اسی اصول کو استعمال کرتے ہوئے ابتدائے آفرینش سے ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں- پھر پروں کو ایک خاص انداز میں گھمانے سے ہیلی کاپٹر ایک ہی جگہ پر ہوا میں معلق رہ سکتا یا عموداً اوپر یا نیچے کو پرواز کر سکتا ہے- یہ اصول انسان کی ایک اور عظیم کامیابی تھی- لیکن یہی اصول Humming Bird عرصہ دراز سے استعمال کرتے ہوئے ہوا میں پھول کے سامنے معلق ہو کر اس کا رس چوستا ہے- عموداً- اوپر- نیچے- اطراف میں اور یہاں تک کہ پیچھے کی طرف پرواز کر سکتا ہے- اسی طرح پانی میں تیرنے- غوطہ لگانے- خوراک حاصل کرنے اور دفاع کے لئے مختلف جانور جو صلاحیتیں ظاہر کرتے ہیں ان کا عشر عشیر بھی انسان کے بس کی بات نہیں اور انہی جانوروں کے مطالعہ کے نتیجہ میں انسان نئی نئی ایجادات کرتا رہتا ہے- Echolocation کا اصول جس کے تحت بحری جہاز زیرآب آبدوزوں کا پتہ چلاتے ہیں اور تارپیڈو کام کرتے ہیں- یہی اصول وہیل- ڈولفن اور چمگادڑ عرصہ دراز سے استعمال کرتے چلے آتے ہیں-

قانون قدرت

دراصل خداتعالیٰ جو احسن الخالقین ہے اس جہان کی تخلیق میں ان گنت قوانین قدرت کو استعمال کرکے ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ دیکھو کسی ایک کام کو کرنے کے بے شمار طریقے ہو سکتے ہیں اور ایک ہی قسم کے حالات میں رہتے ہوئے مختلف جانور ایک ہی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بے شمار مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ارتقائی ضرورتوں کے تحت جانوروں نے مختلف قسم کے اعضا یا انداز پیدا کر لئے ہیں- اگر ایسا ہوتا تو ایک ہی قسم کے حالات کے تحت تمام جانوروں میں ایک ہی قسم کا ارتقا پیدا ہوتا- آبی جانوروں میں کوئی اپنی بقا کے لئے تیز رفتاری اور گہری غوطہ زنی پر انحصار کرتا ہے تو کوئی اپنے تیز نیزہ نما لمبے کانٹوں سے دفاع کرتا ہے- کوئی بجلی کا جھٹکا لگا کر بیہوش کر دینے کی اہلیت رکھتا ہے تو کوئی اپنے اردگرد کے پانی کو سیاہ کرکے اس میں غائب ہو جاتا ہے- تو عقل و خرد سے بظاہر بے بہرہ جانور اپنے اندر ودیعت کی گئی صلاحیتوں کو ایسی مہارت سے استعمال کرتے ہیں کہ انسان انہی اصولوں کے تحت ایجاد کی ہوئی مشینوں کو لمبے عرصہ کی ٹریننگ اور مشق کے بعد بھی اس چابکدستی سے استعمال نہیں کر سکتا- انسان کو تو کوئی قدم اٹھانے سے پہلے سوچنا پڑتا ہے لیکن جانور گویا آٹومیٹک انداز میں انتہائی قدرتی طور پر وہی کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں- انسان خلائی چہل قدمی کرنے کے لئے جیٹ کے قانون کو استعمال کرتا ہے یعنی اوپر خلا میں کسی مقصد کے لئے جب خلائی جہاز سے باہر نکلتا ہے تو بے وزنی کی کیفیت کی وجہ سے اور ہوا کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ بس ایک ہی جگہ پر تیرتا رہتا ہے- ادھر ادھر جا نہیں سکتا- اس مقصد کے لئے وہ اپنے ہاتھ میں ٹارچ لائٹ کی طرح ایک چھوٹا سا جیٹ رکھتا ہے- جس طرف کو حرکت کرنا مقصود ہو اس کے مخالف سمت میں جیٹ انجن کو چلا دیتا ہے- جیٹ کی گیس کے اس سمت میں خارج ہونے کے ردعمل کے طور پر وہ اس کی مخالف سمت میں حرکت کرتا ہے اور یوں چھوٹے چھوٹے وقفوں سے اس جیٹ انجن کو مختلف اطراف میں چلا کر وہ اپنی مخصوص خلائی چہل قدمی کا عمل مکمل کرتا ہے- لیکن اس مقصد کے لئے اسے کافی تربیت- مہارت اور موقع پر سوچ کر جیٹ چلانے کی ضرورت ہوتی ہے- اب اسی جیٹ کے اصول کو سمندر میں تیندوا- کٹل فش اور سکوڈ جانور خودکار طریقہ سے انتہائی مہارت کے ساتھ استعمال کرتے ہیں- جب کوئی خطرناک جانور سامنے سے آتا دیکھتے ہیں تو اپنے منہ سے پانی کا طاقتور جیٹ چھوڑ کر آسمان کی طرف چھوڑی ہوئی کسی بارودی ہوائی کی طرح تیزی سے پیچھے کی طرف حرکت کرتے ہوئے آن کی آن میں نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں-

جانوروں کی حیران کن خصوصیات

خداتعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق کو اگر غور سے دیکھا جائے تو مختلف جانوروں کی محض جسمانی ساخت ہی ان کے اندر موجود ان گنت قوانین قدرت کی طاقتوں سے کام لینے کے لئے کافی نظر آتی ہے- چیتے کا لمبا اور دبلا جسم اور دوڑنے کے لئے ٹانگوں کا مخصوص انداز جس میں پچھلی ٹانگیں ہر جست میں اگلی ٹانگوں کے درمیان میں سے آگے نکل کر جہاں اس کی جست کو بہت لمبا کر دیتی ہیں وہاں اس کی ریڑھ کی ہڈی کی انتہائی لچکدار بناوٹ بھی ظاہر ہوتی ہے اور اس طرح یہ جانور 70 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے اور پھر دانتوں کی مضبوطی اور جسمانی طاقت اس قدر کہ اپنے وزن سے زیادہ بھاری جانور کو منہ میں دبا کر کسی بڑے درخت کی اوپر کی شاخوں تک جا پہنچتا ہے اور وہاں جا کر ایسی مہارت سے اس کے سر کو دو شاخوں کے درمیان "دوسانگی" میں پھنسا دیتا ہے کہ وہاں لٹکتا ہوا جانور شیر وغیرہ ایسے جانور جو درخت کی اس اونچائی تک نہیں جا سکتے کی دستبرد سے محفوظ- صرف چیتے کی اپنی خوراک کے لئے ریزرو ہو جاتا ہے- عقاب- گدھ اور سمندری پرندے Gull کی نظر اتنی تیز ہے کہ میلوں کے فاصلے سے جھاڑیوں میں چھپے ہوئے کسی خرگوش کو دیکھ کر عقاب 200 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اس پر جھپٹتا ہے تو گدھ دور اونچائی سے کسی جانور کی حرکت سے جان لیتا ہے کہ اس میں دم نہیں رہا اور اس کے مرنے سے پہلے ہی ان کے غول اس کو آ لیتے ہیں جبکہ Gull پانی کی تہہ سے کئی انچ نیچے تیرتی ہوئی مچھلی کی موجودگی کو بھانپ کر عین اس جگہ غوطہ لگاتا اور اسے اچک لے جاتا ہے- ایک اور پرندہ پینگوئن (Penguin) اس سے بھی کئی قدم آگے ہے اس کی ٹانگیں اس کے جسم میں دور پیچھے دم کے پاس واقع ہیں جس کی وجہ سے وہ ٹھیک سے چل نہیں سکتا اور اوپر سے پر بھی نیچے کی طرف لٹکتے ہیں تو وہ دور سے انسان کی طرح سیدھا کھڑا برقع پہنے ہوئے لگتا ہے- لیکن اس کی یہ جسمانی ساخت پانی کے اندر اس کی کارکردگی کو ایسی زبردست جلا عطا کرتی ہے کہ پانی میں دور گہرائی تک ایسی تیز رفتاری سے "پرواز کرتا ہوا" مچھلیوں کا شکار کرتا ہے کہ تیز سے تیز مچھلی بھی اس سے بچ نہیں سکتی اسی لئے اس پرندے کا نام ہی "پانی کے اندر اڑنے والا پرندہ" ہے- جانوروں کی اور بہت سی خصوصیات بھی حیران کن ہیں- ایک پرندہ JAY نامی ہے جسے یہ جبلی طور پر معلوم ہے کہ چیونٹیوں کے اندر پایا جانے والا فارمک ایسڈ اس کے پروں کے اندر موجود تکلیف دہ ننھے کھٹملوں کے خلاف موثر کردار ادا کر سکتا ہے- چنانچہ یہ پرندہ چیونٹیوں کے بل کے بہت قریب جا کر اپنے پر پھیلا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور چیونٹیاں اس کے سارے جسم پر چڑھ جاتی ہیں بلکہ وہ خود اپنی چونچ سے ان چیونٹیوں کو سارے جسم پر پھیلاتا ہے اس عمل کو Anting کا نام دیا گیا ہے- ایک اور پرندہ جس کا نام Honeyguide ہے شہد اور شہد کے چھتے کو کھانے کا شوقین ہے لیکن مکھیوں سے ڈرتا ہے وہ ایک شہد کھانے والے بڑے جانور Honeybadger کو شہد کے چھتے تک آنے میں رہنمائی کرتا ہے وہ یوں کہ اس درندے کے قریب جا کر زمین پر بیٹھ کر زور زور سے بولتا ہے- وہ جانور اس کی طرف آتا ہے تو وہ

پھدک کر آگے نکل جاتا ہے اور وہاں جا کر پھر بولنا شروع کر دیتا ہے- یوں رفتہ رفتہ وہ اسے چھتہ کے قریب لے جاتا ہے- جونہی اس جانور کی نظر چھتہ پر پڑتی ہے وہ اس پر ٹوٹ پڑتا ہے اور مکھیوں کو بھگا کر اس میں سے شہد پی لیتا ہے- اس کے جانے کے بعد وہ پرندہ وہاں پہنچ کر اپنا حصہ وصول کر لیتا ہے- ایک اور پرندہ زمین پر گھونسلا بنا کر وہاں انڈے دیتا ہے جب وہ کسی اجنبی کو اس طرف آتا دیکھتا ہے تو پندرہ بیس پرندے جمع ہو کر اپنے پروں کو یوں زمین پر لٹکا کر جیسے وہ ٹوٹے ہوئے ہوں اونچی آواز سے چیخ و پکار کرتے ہوئے ایک طرف کو زمین پر بھاگنا شروع کر دیتے ہیں جیسے زخمی پرندے کرتے ہیں- وہ اجنبی انہیں آسان شکار سمجھ کر ان کی طرف آنے لگتا ہے تو وہ پھدکتے پھدکتے اسے اپنے انڈوں بچوں سے دور لے جاتے ہیں اور پھر پھر سے اڑ جاتے ہیں اور وہ بیچارہ منہ دیکھتا رہ جاتا ہے- Toucan پرندے کی چونچ بہت چوڑی اور اپنے جسم سے بھی بڑی ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ درختوں کی ان شاخوں کے سروں پر لگے ہوئے بیر نما پھل کو بھی توڑ سکتا ہے جو اس کے وہاں بیٹھنے کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں- لیکن پھل صرف چونچ کے سرے میں پکڑا جانے کی وجہ سے وہ اسے منہ کے اندر نہیں لے جا سکتا- چنانچہ وہ اسے آسمان کی طرف اچھال دیتا ہے اور پھر کمال مہارت سے اسے اپنے منہ کے اندر کیچ کرتا ہے- ایک مچھلی جب کسی پودے وغیرہ کی شاخ پر کسی جھینگر کو بیٹھا دیکھتی ہے تو اپنے منہ سے پانی کے قطروں کی زور دار بوچھار اس پر فائر کرتی ہے اس کا نشانہ ایسا اعلیٰ ہے کہ چار فٹ کے فاصلہ سے وہ قطرے عین اس جھینگر کو لگتے ہیں اور وہ پانی میں گر جاتا ہے- اور یوں مچھلی اسے شکار کر لیتی ہے-

یہ کیسا ارتقا ہے؟

اوپر دی گئی جانوروں کی جبلی صلاحیتیں صاف بتا رہی ہیں کہ صناع کامل نے اپنی بے انتہا قدرتوں کے جلووں کے طور پر لاتعداد قسم کی صلاحیتوں والی مخلوق پیدا کر کے اس جہان میں کیسے کیسے رنگ بھر دیئے ہیں- لیکن اگر ارتقا کے قائلین کی بات کو مان بھی لیا جائے کہ ان سب جانوروں نے ماحول کی ضروریات کے زیر اثر رفتہ رفتہ خود میں یہ صلاحیتیں پیدا کر لی ہیں تو تصویر کے دوسرے رخ پر نظر ڈالنے سے ایک اور ہی منظر سامنے آتا ہے- ایک سمندری کچھوا کی مادہ انڈے دینے کے لئے سمندر کے کنارے ریت کے کسی ایسے ٹیلے کا انتخاب کرتی ہے جو سمندر کے مدوجزر کی لہروں سے اونچا ہو- اب 300 پونڈ وزنی کچھوے کا ریت کے اس ٹیلے پر چڑھنا آسان نہیں ہے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو چند قدم آگے گھسیٹتی ہے اور پھر سانس لینے کے لئے رک جاتی ہے- یہ منظر انتہائی قابل دید اور قابل رحم ہوتا ہے- کچھ دیر رکنے کے بعد وہ ایک اونچی اور لمبی آہ بھرتی ہے اور اپنے پھیپھڑوں کو ہوا بھرنے کے لئے پھلاتی ہے اور پھر آگے کو روانہ ہو جاتی ہے- ایسی کتنی ہی منزلیں طے کرنے کے بعد وہ مطلوبہ جگہ پر پہنچ پاتی ہے اور اس سارے رستہ میں اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہوتے ہیں- بالآخر ریت میں گہرا سا گڑھا کھود کر اس میں انڈے دیتے اور پھر ان کو پچھلے پاؤں کے ساتھ ریت میں دبا کر واپس سمندر کا رخ کرتی ہے- یہ مرحلہ اس کے لئے ایسا جاں گداز تجربہ ہوتا ہے کہ پھر ساری عمر مڑ کر اس جگہ کا رخ نہیں کرتی- انڈوں سے بچے نکلنے کے بعد ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا- وہ خود ہی ریت کھود کر باہر نکلتے ہیں- اور باہر نکلتے ہی گرتے پڑتے سمندر کی طرف دوڑتے ہیں جبلی طور پر ان کو خطرے کا پورا ادراک ہوتا ہے اور وہ جلد سے جلد سمندر کے پانی کی حفاظت میں پہنچ جانا چاہتے ہیں- اس اثناء میں عقابوں، گدھوں اور سمندری پرندوں کے ساتھ ساتھ بعض جنگلی جانوروں کی جیسے عید ہو جاتی ہے- کسی شادی کی بارات میں لٹائے جانے والے سکوں کو لوٹنے والے بچوں کی طرح یہ تمام پرندے اور جانور ان بھاگتے گرتے بچوں کو اچک رہے ہوتے ہیں- قسمت سے جو سمندر تک پہنچ سکیں بس وہی بچتے ہیں- اب یہ کس قسم کا ارتقا ہے یہ کچھوا قدیم ترین جانوروں میں سے ایک ہے- کیا ہزاروں سال میں وہ یہ ارتقا بھی نہیں کر پایا کہ اس کی نسل کی بقا کے لئے کوئی بہتر صورت حال پیدا ہو سکے جبکہ ارتقا کا بنیادی مقصد ہی بقا کے لئے بہتر تبدیلیاں پیدا کرنا ہے؟

خرگوش کے سائز کا ایک جانور ہے Lemming جو سمندر کے کنارے پتھریلی جگہوں میں رہتا ہے اور جنگلی جڑی بوٹیوں پر پلتا ہے- جب موسم سازگار ہو تو اس کی افزائش نسل بہت زیادہ ہوتی ہے- پھر ایک جوڑا ایک موسم کے اندر کئی بار متعدد بچے پیدا کرتا ہے- اس وجہ سے ان کی آبادی میں Population Explosion پیدا ہو جاتا ہے اور اس علاقہ میں پائی جانے والی خوراک ختم ہو جاتی ہے- اس صورت حال میں جبلی طور پر ان میں سراسیمگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں اس جگہ سے نقل مکانی کرنے لگتے ہیں- ان کے غول کے غول لمبی قطاروں میں بے تحاشا ایک طرف کو بھاگتے ہیں اور راستہ میں آنے والی کوئی رکاوٹ انہیں روک نہیں سکتی- حتیٰ کہ راستہ کے نالے ندیوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے- اگر ان کی راہ میں سمندر کے کنارے پر واقع اونچی چٹانوں کی فصیل آ جائے تو ایسا منظر پیدا ہوتا ہے کہ الحفیظ و الامان- ہزاروں کی تعداد میں یہ جانور چٹانوں کی چوٹیوں سے نیچے چھلانگیں لگا کر مرتے چلے جاتے ہیں لیکن اپنی ڈگر سے پیچھے نہیں ہٹتے- اس خودکشی کے منظر کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے یہ سب پاگل ہو گئے ہیں- اب یہ کونسا ارتقا ہے؟ بار بار اس خودکشی کے دوروں کے باوجود ان میں ارتقا کی یہ کیفیت پیدا نہیں ہو سکی کہ اپنی بقا کے لئے افزائش نسل میں کمی کر لیں یا نقل مکانی کا کوئی اور محفوظ ذریعہ اختیار کریں-

آسٹریلیا کے کینگرو کو ہی لیں- چوہے سے ذرا بڑا جتنا بڑا جانور- ایسا بھولا بھالا اور معصوم- لگتا ہے قدرت نے اس کو اپنی حفاظت کے لئے کچھ بھی نہیں دیا- نہ سر پر سینگ- نہ کاٹنے والے دانت- نہ بھاگنے والی ٹانگیں- اگلی ٹانگیں اتنی چھوٹی کہ نہ ہونے کے برابر- پچھلی بے تکی لمبی ٹانگوں کے بل جست لگا کر چلتا ہے جیسے ہم دونوں ٹانگیں اکٹھی اٹھا کر جمپ لگا لگا کر بھاگنے کی کوشش کریں- اب اس طریقہ سے کوئی کتنی رفتار سے بھاگ سکے گا؟ اور اس پر مستزاد یہ کہ اس اتنے ڈیل ڈول کے جانور کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو محض ایک انچ کی لمبائی کا ایک سرخ رنگ کا کیڑا ہوتا ہے- اس کی ماں اس کے لئے پیدا ہونے کی جگہ سے لے کر پچھلی ٹانگوں کے درمیان واقع تھیلی تک کی جگہ کو چاٹ چاٹ کر گیلا اور ملائم کر دیتی ہے- بس جبلی طور پر وہ کیڑا اس جگہ پر اوپر کی جانب رینگتا ہوا تھیلی میں جا گھستا ہے اور وہاں تھنوں میں سے ایک تھن پر اپنے منہ کو لگا دیتا ہے- وہ تھن معاً پھول کر اس کے منہ میں ایسا فٹ ہو جاتا ہے کہ آٹھ ماہ تک بچہ اسی حالت میں پلتا بڑھتا رہتا ہے- آٹھ ماہ کے بعد وہ پہلی مرتبہ تھیلی سے باہر آ کر ماحول کا جائزہ لیتا ہے لیکن پھر بھی چھ ماہ تک وہ اپنی ماں کا محتاج ہوتا ہے- دودھ پینے اور خطرے کا احساس پا کر وہ وقتاً فوقتاً اس تھیلی میں واپس آتا رہتا ہے- اب جنگل کی خوفناک اور پرخطر زندگی میں جینے کے لئے کینگرو نے کیسا ارتقا کیا ہے؟ کیا اسے اس سے زیادہ محفوظ زندگی کے لئے کچھ نہیں کرنا چاہئے تھا؟

آخر میں افریقہ میں پایا جانے والا ایک خرگوش کے سائز کا جانور Hyrax جس کی جسمانی ساخت نے ارتقا کے نظریہ کی دھجیاں اڑا دی ہیں اور سائنسدان اب تک یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ اس کو کس جانور کی نسل میں سے شمار کریں- اس جانور میں سے کچھ کے دانت گینڈے سے ملتے ہیں اور کچھ کے دریائی گھوڑے سے- اس کی اگلی ٹانگوں اور پاؤں کی ہڈی اور دماغ کی ساخت ہو بہو ہاتھی کی نقل ہے جبکہ پچھلی ٹانگوں اور پاؤں اور معدہ کی بناوٹ گھوڑے سے مشابہ ہے- جسم کے باقی تمام اعضاء کترنے والے جانوروں اور سم دار پاؤں والے جانوروں کے بین بین ہیں- لمبے عرصہ تک ذہنی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد نظریہ ارتقا کے محققین بالآخر دور کی یہ کوڑی لائے ہیں کہ یہ جانور ماضی میں دور دراز کسی ایسے جانور کی نسل میں سے ہے جس سے مختلف سمتوں میں ارتقا کرتے کرتے بالآخر ہاتھی- گینڈے- دریائی گھوڑے اور گھوڑے پیدا ہوئے- سوال یہ ہے کہ اگر اس جانور کے تمام رشتہ داروں نے ترقی کرتے کرتے اتنے بڑے بڑے سائز کے جسم بنا لئے اور اپنی اپنی مخصوص جسمانی ساخت کو اپنا لیا تو اس کو کیوں خیال نہیں آیا کہ چوں چوں کے مربہ والے اس حقیر سے جسم کو کسی باوقار مقام میں ڈھال لے- بات اصل میں ارتقاء و رتقا کی نہیں- کسی خالق کل نے رنگارنگ تخلیق کے جلووں سے اس جہان کو زینت بخشی ہے اور اگر جانوروں اور حضرت انسان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ کسی حد تک بہتر سے بہتر صورت کے لئے ارتقا کی منازل طے کرے تو ان میں یہ صلاحیت بھی اسی خالق نے ودیعت کی ہے اور یہ بھی اس کے جلووں میں سے ایک ہے- Catfish مچھلی کا اپنی نسل کو جاری رکھنے کا وہی پرانا طریقہ ہے- مادہ انڈے دیتی ہے تو نر انہیں اپنے منہ میں سنبھال لیتا ہے- پورے ایک ماہ تک وہ کچھ نہیں کھاتا- اس دوران انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں اور پورے دو ہفتہ تک بعد میں بھی اس کے منہ کا دروازہ ان کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے- جب چاہیں وہ اس کے کھلے ہوئے منہ کے اندر اور باہر آتے جاتے رہتے ہیں- Hornbill پرندے کی مادہ درخت کے کسی سوراخ میں انڈے دیتی ہے تو نر اس سوراخ کو مٹی کی دیوار بنا کر یوں بند کر دیتا ہے کہ صرف مادہ کی چونچ باہر نکل سکتی ہے- چھ ہفتہ کے عرصہ تک انڈوں سے بچے نکلنے تک وہ وہاں بند رہتی ہے اور نر بڑی وفاداری سے اسے خوراک پہنچاتا رہتا ہے- سمندری کیکڑا مضبوطی سے بند گھونگھے کو کھولنے کے لئے دونوں طرف کے جوڑ کی لکیروں میں اپنے پاؤں پھنسا کر مسلسل لمبا عرصہ تک زور لگاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اندرونی کیڑے کی اسے بند رکھنے کی برداشت جواب دے جاتی ہے اور اس رسہ کشی میں کیکڑا فتحیاب ہو کر کیڑے کو باہر نکال کر اپنی خوراک بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ سمندری عقاب اس گھونگھے کو توڑنے کے لئے دور اوپر لے جا کر کسی چٹان پر چھوڑ دیتا ہے اور یہی کام سیکرٹری برڈ نامی پرندہ سانپ کو مار کر کھانے کے لئے کرتا ہے- سفید بگلوں کی ایک قسم سمندر کے اندر دور واقع جزیرہ کو اپنی نسل بڑھانے کے لئے استعمال کرتی ہے- ہر سال کئی ہزار میل کا سفر طے کر کے وہ وہاں پہنچتے ہیں- ہر جوڑا پچھلے سال والے آشیانہ میں ہی بسیرا کرتا ہے سوائے نئے جوڑوں کے- انڈے دینے اور ان سے بچے نکلنے تک کے عرصہ میں وہ کچھ نہیں کھاتے پیتے اور نہایت لاغر ہو جاتے ہیں- اور دور پورا ہونے کے بعد جہاں سے آئے تھے وہیں لوٹ جاتے ہیں- Eel مچھلی دریا کے دہانے میں پیدا ہوتی ہے ایک سال کی عمر تک پہنچ کر وہ سمندر کی ایک خاص جگہ کا رخ کرتی ہے جہاں اس کے ماں باپ رہا کرتے تھے- ایک سال بعد وہاں پہنچ کر اور تین سال میں جوان ہو کر پھر واپس اسی دریا کے دہانے کا رخ کرتی ہے جہاں اس کے ماں باپ نے آ کر اسے جنم دیا تھا اور یوں یہ سائیکل صدیوں سے اسی طرح چلا آ رہا ہے اب آپ ہی سوچیں یہ سب ارتقا ہے یا تنوع؟

کوئٹہ

کوئٹہ سطح سمندر سے 1677 میٹر (5500 فٹ) بلندی پر واقع ہے اور پاکستان کے مشہور گرمائی مقامات میں سے ہے کوئٹہ صوبہ بلوچستان کا صدر مقام بھی ہے-

کوئٹہ میں سردی کا موسم انتہائی شدید ہوتا ہے لیکن گرمیوں کا موسم یہاں بہت خوشگوار ہوتا ہے وادی کوئٹہ میں جگہ جگہ پھلوں کے باغات ہیں یہاں کئی اچھے ہوٹل بھی ہیں اور طعام و قیام کی سہولتیں مہیا ہیں-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35629 میں سعید احمد ولد رشید احمد قوم گجر پیشہ مربی سلسلہ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رلیو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2460 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعید احمد ولد رشید احمد رلیو کے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406 گواہ شد نمبر 2 شاکر سلیم وصیت نمبر 27769

مسل نمبر 35630 میں مبشر احمد چوہدری ولد چوہدری محمد علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 2003-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 3 کنال واقع گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ کا 1/6 حصہ۔ مکان رقبہ 4 مرلے واقع گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ۔ زمین نیائی رقبہ 20 مرلے کا 1/6 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3750 روپے سالانہ آمد جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد چوہدری ولد چوہدری محمد علی گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 وقار احمد ولد محمد رفیق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد برادر موصی

مسل نمبر 35631 میں منصورہ بیگم زوجہ مبشر احمد چوہدری قوم جٹ پیشہ مجر عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی نہری رقبہ 2 ایکڑ واقع مالوکے بھلی ضلع سیالکوٹ۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے تین تولے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6477 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ بیگم زوجہ مبشر احمد چوہدری گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد چوہدری خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد چوہدری ولد چوہدری سلطان علی گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 35632 میں شاہد احمد ولد چوہدری محمد علی قوم جٹ پیشہ فارغ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 2003-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 3 کنال واقع گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ کا 1/6 حصہ۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 4 مرلے واقع گھٹیالیاں کا 1/5 حصہ۔ زمین نیائی رقبہ 20 مرلے کا 1/6 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3750 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد احمد ولد چوہدری محمد علی گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 وقار احمد ولد محمد رفیق گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 عدنان محمود ولد عطاء اللہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد مورخہ 20 دسمبر 2003ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''نمود سحر'' عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ (شہزاد پلاسٹک ورکس) کی پوتی اور مکرم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب (شاہ ہومیو پیتھک ہسپتال و سٹور) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم خادم احمد سعید صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ کیم جنوری 2004ء بروز جمعرات خاکسار کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام دانیال احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب آف چک نمبر 332 ج۔ ب گوجرہ حال نصیر آباد رحمٰن کا پوتا اور مکرم نعیم احمد خاں صاحب شالیمار کالونی ملتان کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم سلمان مامون احمد صاحب و مکرمہ سیدہ مریم منور صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ٹاؤن شپ لاہور نے مورخہ 2 جنوری 2004ء بروز جمعہ بیت النور حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ سلمان مامون صاحب مکرم شیخ مامون احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ بیت الاحد و سیکرٹری جائیداد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بیٹے اور مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے پوتے ہیں اور مکرمہ سیدہ مریم منور صاحبہ مکرم سید منور احمد صاحب حلقہ فیصل ٹاؤن کی بیٹی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم گلزار احمد صاحب نگری مربی سلسلہ نصرت آباد اسٹیٹ میرپورخاص لکھتے ہیں۔ چوہدری خلیل احمد صاحب مینیجر نصرت آباد اسٹیٹ کے بھائی مکرم عبدالستار صاحب (ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس) مورخہ 18 دسمبر 2003ء حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کراچی میں وفات پا گئے ان کی عمر 56 سال تھی۔ موصوف مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی سلسلہ جمال پور کے ماموں تھے۔ ان کا جنازہ اسی رات نصرت آباد اسٹیٹ لایا گیا اور مکرم نصیر احمد کھرل صاحب نے پڑھایا۔ تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی جس کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رحمت علی صاحب آف کرتو شریف حال دارالنصر حلقہ بیت الاقبال شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

اپلائیڈ اکنامکس ریسرچ سینٹر (AERC) یونیورسٹی آف کراچی نے اکنامکس میں MAS ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 31 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے جنگ 11 جنوری 2004ء

انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے پری انٹری پروفیشینسی ٹیسٹ کا اعلان کیا ہے۔ ٹیسٹ 12 مارچ 2004ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم 16 فروری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 11 جنوری 2004ء۔

بری فوج میں بحیثیت جوان شمولیت کیلئے رجسٹریشن قریبی بھرتی دفتر یا رجمنٹل ٹریننگ سینٹر میں 10 تا 30 جنوری کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 11 جنوری 2004ء

پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ شامل ہو کر الیکٹرونکس/ میکینیکل انجینئرنگ/ بزنس ایڈمنسٹریشن میں بیچلرز ڈگری حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹر میں 24 نومبر 2003ء تا 24 جنوری 2004ء تک کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 11 جنوری 2004ء۔ (نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر 19 جنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	بستان وقف نو
2-20 a.m	سوال وجواب
3-20 a.m	تقریر مولانا سلطان محمود انور صاحب
3-55 a.m	سوال وجواب اردو
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	سوال وجواب
7-40 a.m	کوئز روحانی خزائن
8-25 a.m	فرانسیسی سروس
9-25 a.m	کوئز خطبات امام
10-00 a.m	گلشن وقف نو
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سروس
1-05 p.m	چائنیز سیکھیے
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
2-45 p.m	کوئز خطبات امام
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	زندہ لوگ
4-30 p.m	اردو تقریر مولانا سلطان محمود انور صاحب
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	فرانسیسی سروس
8-55 p.m	فرانسیسی سیکھیے
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

منگل 20 جنوری 2004ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-00 a.m	چلڈرنز کارنر
1-35 a.m	سوال وجواب
2-50 a.m	کوئز روحانی خزائن
3-30 a.m	زندہ لوگ
4-50 a.m	فرانسیسی سروس
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	سوال وجواب
7-40 a.m	تاریخ احمدیت
8-10 a.m	تعارف
9-10 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	ملاقات
11-10 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سفر ہم نے کیا
1-15 p.m	لجنہ میگزین
2-00 p.m	مجلس سوال وجواب
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	تاریخ احمدیت
5-00 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب
7-10 p.m	بنگلہ سروس
8-30 p.m	اردو ملاقات
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 21 جنوری 2004ء

12-20 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	ورائٹی پروگرام
1-50 a.m	تاریخ احمدیت
3-00 a.m	تعارف
4-00 a.m	اردو ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-10 a.m	تقریر
8-40 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
9-10 a.m	سفر ہم نے کیا
9-50 a.m	خطبہ جمعہ 5 جولائی 1991ء
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سواحیلی سروس
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	سفر ہم نے کیا
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	زندہ لوگ
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ 5 جولائی 1991ء
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس

گمشدہ پرس

رحمت بازار سے فیکٹری ایریا آتے ہوئے ایک پرس گرگیا ہے جس میں نقدی اور فون نمبرز تھے۔ کسی صاحب کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروادے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مرکز میں قربانی کرنے والے احباب کیلئے اطلاع

بیرون ربوہ کے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہشمند ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔ تا انتظام کیا جاسکے۔

قربانی بکرا — چار ہزار روپے

قربانی حصہ گائے — دو ہزار روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

گلاب کی نئی ورائٹی

☆ انگلش گلاب کی خوبصورت ورائٹی دستیاب ہے۔ موسمی پھولوں کی پنیریاں، خوبصورت رنگوں اور آپ کے لان کو خوشنما بنانے والی دستیاب ہیں۔

خوشی کے موقعہ پر سٹیج، کمرہ، کار وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کے لئے رابطہ فرماویں۔

نیز ہار، گجرے، زیور سیٹ وغیرہ تیار کروانے کے لئے تشریف لائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری۔ ربوہ)

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے — اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس — اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
برنر۔ چولہے۔ سٹوو۔ گیس بتی اور دیگر سپیئر پارٹس
تھوک وپرچون بازار سے بارعایت حاصل کریں
اتحاد لائٹ ہاؤس — جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری — حق باھو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ ٹاؤن لاہور فون: 7932237

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس — مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کیے جاتے ہیں
گولبازار ربوہ فون: 04524-213160